آئر لینڈ کے مسلمان

عبداللطیف معتصم

یورپ کے دوسرے ملکوں اور شہروں کی طرح آئر لینڈ میں بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کا سہرا مسلمان تاجروں کے سر رہا جو ۱۹۵۰ء سے بھی پہلے یہاں کی بندرگاہوں پر اُترے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں طالب علموں کی حیثیت سے یہاں مسلمانوں کی آمد شروع ہوئی اور آئر لینڈ کے باشندے بھی اُن کے اخلاق و کردار سے بہت متاثر ہوئے اور آہستہ آہستہ اسلام قبول کرنے لگے اور یہ سلسلہ چل پڑا جو تا حال جاری ہے۔

آئر لینڈ مغربی یورپ میں واقع ایک آزاد اور خود مختار جمہوری ریاست ہے، اس کے شمال میں بحر اوقیانوس ہے، ۶ دسمبر ۱۹۲۱ء کو برطانیہ سے آزادی حاصل کی، کل رقبہ ۷۰۲۸۰ مربع کلومیٹر ہے، جس میں سے ۶۸۸۹۰ مربع کلومیٹر پر خشکی ہے اور ۱۳۹۰ اسکوائر کلومیٹر پانی سے ڈھکا ہوا ہے، خشک حصہ میں بھی ۱۴ فیصد رقبہ کاشت کے قابل ہے اور ۷۱ فیصد رقبہ سبزہ زار اور چراگاہوں پر مشتمل ہے، ۵ فیصد رقبہ میں جنگلات اور لکڑیاں پائی جاتی ہیں، اس کے علاوہ دیگر متفرق رقبہ تقریباً دس فیصد ہے۔ اس کی سرحد ۳۶۰ کلومیٹر طویل رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے، جب کہ ساحل کی لمبائی ۱۴۴۸ کلومیٹر ہے، کل آبادی تقریباً ۴۰۱۵۶۷۶ ہے (بمطابق جولائی ۲۰۰۵ء)

نسلی آبادی میں ترکیلٹک اور انگلش لوگ آباد ہیں، عام طور سے ملک میں انگریزی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے، جب کہ آئرش زبان زیادہ تر آئر لینڈ کے مغربی حصہ میں رائج ہے۔ تعلیمی لحاظ سے یہاں کی شرح خواندگی سو فیصد ہے، ملک کا ہر فرد پڑھا لکھا ہے، ۸۵ فیصد خوراک میں یہ ملک خود کفیل ہے، زرعی پیداوار میں شلجم، جو، آلو، چقندر، گندم، سبزیاں، پھل، گوشت اور ڈیری پروڈکٹس داخل ہیں۔

مذہب کے اعتبار سے رومن کیتھولک یہاں کا سب سے بڑا مذہب ہے، ۹۲ فیصد اُن کا راج ہے لیکن یہ مذہب آج کل وہاں مذہبی پیشواؤں کی غلط روش کی بناء پر انحطاط پذیری، تنزلی کا شکار ہے، دوسرا بڑا مذہب یہاں اینگلیکن (Anglican) یعنی چرچ آف آئر لینڈ ہے، چرچ آف آئر لینڈ سے متعلق رکھنے والے لوگوں کی تعداد تقریباً ۴ سے ۵ فیصد ہے۔ یہودی بھی یہاں آباد ہیں جو انتہائی قلیل تعداد میں ہیں، یہودیوں کی تعداد ۵ فیصد بتائی جاتی ہے جبکہ مسلمان تقریباً ایک فیصد جو پندرہ سے انیس ہزار کے درمیان ہیں اور جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ تیزی سے اسلام کی طرف آرہے ہیں اور اس ملک میں سب سے زیادہ تیزی سے بڑھنے والا مذہب بھی اسلام ہی ہے جو

مسلمانوں کے لیے اچھی خبر ہے، کیونکہ پوری دنیا کا الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرنے میں اپنی پوری طاقت صرف کررہا ہے لیکن اس کے باوجود اسلام کا پودا مغرب میں بھی قدآور درخت بنتا جارہا ہے اور اپنی جڑیں وہاں مضبوطی سے گاڑ چکا ہے اور اس کے برعکس دوسرے مذاہب مکمل طریقہ سے نشرواشاعت کے باوجود بھی روز بروز تنزل کی طرف رواں دواں ہیں اور مایوسی کے بادل اُن پر منڈلارہے ہیں، قل إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء۔

آئرلینڈ کے مسلمان: آئرلینڈ میں ۱۵۰۰۰ ہزار سے ۱۹۰۰۰ ہزار کے درمیان مسلمان آباد ہیں ان میں سے تقریباً ۴۰۰۰ ہزار سے ۵۰۰۰ ہزار مسلمان صرف دارالحکومت ڈبلن اور اس کے گردونواح میں رہائش پذیر ہیں، مسلمانوں کی آبادی میں مختلف اقوام وزبان کے لوگ ہیں جن میں برصغیر پاک وہند، بنگلہ دیش، مشرق وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا اور کچھ مقامی لوگ شامل ہیں، پہلے ان سب کا مرکز دارالحکومت ڈبلن تھا مگر اب وقت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی آبادی دیگر پانچ شہروں میں بھی موجود ہے۔ آئرلینڈ کے مسلمان، ذریعۂ معاش کے لیے مختلف کام کرتے ہیں، جن میں حلال فوڈ اسٹور، کپڑے کا کاروبار اور مختلف حکومتی اداروں میں ملازمت ہے، ۱۹۹۶ء میں آئرلینڈ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک مسلمان کو ممبر آف پارلیمنٹ منتخب کیا گیا جن کا نام موسیٰ جی ہے اور ان کو منتخب کرانے میں مسلمان کمیونٹی کا کوئی ہاتھ نہ تھا بلکہ یہ ان کی اُن ذاتی کاوشوں اور سیاسی خدمات کا نتیجہ تھا جو انھوں نے آئرلینڈ کے لیے سرانجام دیں۔

مسلمان تنظیمیں اور مساجد: پچھلے کچھ سالوں میں آئرلینڈ میں مسلمانوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے اور آئرش جوق در جوق اسلام میں داخل ہورہے ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں آئرلینڈ پہنچنے والے مسلمان طلباء اور دوسرے افراد نے مل کر ایک تنظیم قائم کی جس کا نام ''ڈبلن اسلامک سوسائٹی'' تجویز ہوا، یہ تنظیم ۱۹۷۱ء میں ایک فرینڈلی سوسائٹی (Friendly Society) کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہوئی اور اس کے بعد اسے ایک قابل امداد تنظیم (خیراتی ادارہ Charitable Organisation) کے طور پر تسلیم کیا گیا، پھر جیسے جیسے مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی ویسے ویسے اس تنظیم کے ممبران کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

جب تعداد بڑھنے لگی تو اس تنظیم نے مسلمانوں کے مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لیے ایک بڑی مسجد کی ضرورت محسوس کی، چنانچہ مسجد کی تعمیر کے لیے تعاون کی اپیل کی گئی اور پھر ''ڈبلن ایٹھ'' میں سیون ہیرنگٹن اسٹریٹ پر ایک گھر خرید کر آئرلینڈ کی پہلی مسجد بنائی گئی اور پہلی مسجد جو کہ ایک گھر خرید کر بنائی گئی تھی، گھر چھوڑنے کے بعد ختم کردی گئی تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ ڈبلن فورٹین میں ایک بڑی مسجد اور اسلامی ثقافتی مرکز (اسلامک کلچرل سینٹر) کا کام بھی شروع کیا گیا جو ۱۹۹۶ء میں پایہ تکمیل تک پہنچا اور جہاں اب اسلامک فاؤنڈیشن کا ہیڈکوارٹر ہے۔ اسلامک کلچرل سینٹر اور مسجد کا رقبہ ۴ ایکڑ پر محیط ہے جو پانچ ملین پاؤنڈ لاگت سے تعمیر ہوا جس میں دبئی کے شیخ راشد آل مکتوم کا بہت بڑا حصہ ہے اور انہی

کی کوششوں سے ڈبلن کے مسلمانوں کو یہ عظیم الشان مرکز حاصل ہوا۔

یہ اسلامک سینٹر صرف مسجد کی سہولت ہی مہیا نہیں کرتا بلکہ مفاد عامہ کے مختلف کام بھی انجام دیتا ہے اور تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کرتا ہے جس میں ایک مسلم نیشنل اسکول، ایک لائبریری، ایک دکان، ایک ریسٹورنٹ اور ایک سنڈے اسکول فار اسلامک ٹیچنگ شامل ہے۔ یہ سینٹر صرف یہی مذکورہ خدمات ہی انجام نہیں دیتا بلکہ آئرش عوام اور مسلمانوں کے درمیان موجود مختلف قسم کی دوریوں اور خلیج کو بھی دور کرنے کا کام کرتا ہے، گزشتہ کچھ سالوں سے مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ان سینٹرز کی اعلیٰ کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ واضح رہے کہ اس کلچرل سینٹر کا افتتاح آئرلینڈ کے سابق صدر "میری رابنسن کے ہاتھوں ہوا تھا، اس سینٹر کا شمار یورپ کی بڑی مساجد میں ہوتا ہے۔

عورتوں کو درپیش مسائل سے نپٹنے کے لیے مسلمان عورتوں کی بھی ایک تنظیم ہے جس کا نام "ایسوسی ایشن آف مسلم رومن" ہے اور اس کی چیئرپرسن محترمہ رابعہ نجار ہیں۔ آئرلینڈ میں کل سات مساجد ہیں جن میں سے دو کا مختصر تعارف اور خدمات آپ کے سامنے آگئیں اور یہ دونوں کی دونوں دارالحکومت ڈبلن میں واقع ہیں۔

اب سات مساجد کا مختصر خاکہ ملاحظہ ہو: ا۔ اسلامک فاؤنڈیشن آف آئرلینڈ (ڈبلن ایٹھ) ۲۔ اسلامک کلچرل سینٹر (ڈبلن فورٹین) ۳۔ بیلی ہانس (Bally Haunis) (بیلی ہانس، کاؤنٹی مایو Mayo) ۴۔ کارک (Cork) اسلامک سینٹر (کارک) ۵۔ گال وے اسلامک سینٹر (گال وے) ۶۔ لیمرک اسلامک سوسائٹی (Limrick) (لیمیرک) ۷۔ بیل فاسٹ (Belfast) اسلامک سینٹر (بیل فاسٹ، شمالی آئرلینڈ)۔

آئرش مسلمانوں کی موجودہ حالت اور انہیں درپیش مسائل: شروع شروع میں مقامی لوگوں اور مسلمان آبادی کے درمیان حالات سازگار تھے، آپس میں گھل مل کر رہتے، ایک دوسرے کی مدد کرتے اور باہم خندہ پیشانی سے ملتے، مسلمان بچے آئرش بچوں کے ساتھ دوستی رکھتے، ایک پلے گراؤنڈ میں کھیلتے، ایک ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور مسلمان تاجروں کی دکانیں آئرش خاندان کی دکانوں کے ساتھ ساتھ ہوتیں، لیکن نائن الیون کے بعد حالات یکسر تبدیل ہوگئے، دوستیاں دشمنی میں بدل گئیں، درمیان میں ایک وسیع خلیج واقع ہوگئی، متعصب لوگوں اور آئرش بلوائیوں نے مسلمانوں کے ساتھ امتیازی برتاؤ کرنا شروع کردیا، کفر کی بلی اپنے تھیلے سے بالآخر باہر نکل آئی، ہر نکڑ پر شیطانی قہقہے سنائی دینے لگے، پھبکیاں کسی جانے لگیں، نازیبا الفاظ سے لڑائی تک نوبت آپہنچی، مسلمان نفرت کی علامت بن گئے، سڑکوں پر چلتے ہوئے مسلمانوں کو گالیاں دینا ایک عمومی رویہ بن گیا اور بالآخر کچھ ماہ پہلے ڈبلن میں ساؤتھ سرکلر روڈ پر واقع مسجد میں فائر بم پھینکنے کا برا واقعہ بھی رونما ہوا، جب کہ یہاں کے شہر بیلی ہانس کا ماحول مسلمانوں کے اعلیٰ کردار کا واضح ترین ثبوت ہے کہ انھوں نے مقامی کمیونٹی کے ساتھ مل کر دوسروں کے فائدہ کے لیے کس قدر کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

اس پر مستزاد یہ کہ دوسرے ممالک سے آنے والے پناہ گزینوں کی آمد سے بھی مسلمانوں کی پریشانی میں اضافہ ہورہا ہے، کیونکہ وہ آئرلینڈ میں آکر مختلف قسم کی امیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کرکے مسلمان کمیونٹی کے لیے مزید

مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن آف مسلم رومن کی چیئر پرسن رابعہ نجائر کے بیان کے مطابق یہاں پر ایک بڑی مشکل یہ بھی ہے کہ ہمارے بچوں کا یہاں دو مختلف تہذیبوں میں پروان چڑھنا ہے اور اپنے دامن کو دوسرے ادیان سے پاک رکھنا ہے، مثلاً یہاں ہماری لڑکیاں اسکول میں حجاب پہن کر نہیں جاسکتیں جب کہ حجاب ہی تو مسلم لڑکیوں کی پہچان ہے۔ اسی طرح نوجوان مسلم لڑکیوں کے لباس کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اس مشکل کو حل کرنے کے لیے ایک مسلم اسکول کھولا گیا ہے جہاں مسلمان طلباء اور طالبات کو اسلامی ماحول کے سایہ میں زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ یہاں کے مسلم نیشنل اسکول میں تمام عمومی مضامین کے ساتھ ساتھ آرٹس، عربی اور قرآنی تعلیمات سے بھی واقف کرایا جاتا ہے اور مذہبی تعلیم کے لیے مذہبی اسکالرز اور مدرسین کا بھی تقرر کیا گیا ہے۔

مغرب میں اسلام کی مثال ایک ایسے پودے کی سی تھی جو کسی ایسی سرزمین میں لگایا گیا ہو جسے اس پودے سے کبھی آشنائی نہ رہی ہو لیکن الحمدللہ اب اس پودے نے جڑ پکڑنا شروع کر دی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پودے کو قد آور درخت میں تبدیل فرمادے۔ کمیونزم جو دنیا کے سامنے ایک شعاعِ امید بن کر ابھرا تھا اپنی تجربہ گاہ کو صرف مایوسیاں دے کر روپوش ہو گیا ہے، سرمایہ داری اپنی زندگی کے آخری سانس لے رہی ہے، اب تمام دنیا خاص طور سے مغرب جو اب تک اسلام دشمن تھا خواہی نخواہی اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے، ایسے حالات میں ہماری ذمہ داری ہے اور اسلام سے وفاداری کا بھی حق ہے کہ دنیا کے اس مغربی حصہ کے سامنے ہم اسلام کی بہترین نمائندگی کے طور طریقے اپنانے کو اپنا فرض سمجھیں اور اپنے ان نومسلم بھائیوں کی صحیح رہنمائی کریں اور تبلیغ اسلام کے لیے اپنی پوری توانائیاں صرف رویں۔ ☆☆☆

غمی کی رسموں میں کوتاہی اور فضول خرچی!

ایک کوتاہی عورتوں میں یہ ہے کہ غمی کے موقعوں پر بھی بہت اسراف کرتی ہیں بھلا وہاں خرچ کا کیا موقع وہ تو کوئی فخر کا موقع نہیں۔ بلکہ عبرت کا موقع ہے۔ مگر ان کے یہاں غمی میں بھی خاص بارات کا اہتمام ہوتا ہے۔ پھر حیرت تو ان جانے والیوں پر ہے کہ جہاں کسی کے گھر موت ہوئی اور یہ گاڑیاں لے کر اس کے گھر پہنچ گئیں۔ اب اس غریب پر ایک تو موت کا صدمہ تھا ہی۔ دوسرا یہ وبال سر پر آ کھڑا ہو کہ آنے والیوں کے کھانے کی فکر کرے۔ پان چھالیا کا انتظام کرے۔ پھر اگر ذرا بھی کسی بات میں کوتاہی ہوگئی تو آنے والیاں طعنے دیتی ہیں کہ ہم گئے تھے۔ ہمیں پان بھی نصیب نہ ہوا۔ بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ یہ وقت تمہارے نازنخرے پورے کرنے کا تھا یا اس بیچاری پر مصیبت کا وقت تھا۔ مگر ان کی بلا سے ان کے نازنخرے کسی وقت کم نہیں ہوتے۔ حالاں کہ اس وقت یہ مناسب تھا کہ آنے والیاں اپنا دال آٹا (بلکہ اس بیچاری کے لیے کھانا) ساتھ باندھ کر لاتیں۔ اور گھر والوں سے کہہ دیتیں کہ اس وقت تم ہماری فکر نہ کرو تم خود مصیبت میں مبتلا ہو۔ جب کبھی خوشی کا موقع ہوگا ہماری خاطر مدارت کر لینا۔ باقی اس وقت تو ہم اپنا انتظام کریں گے اور یہ تو بہت ہی سخت بے حیائی ہے کہ وہاں جا کر بھی اپنے سارے معمولات پورے کریں کہ نہ پان میں فرق آئے نہ چائے میں۔ (الکمال فی الدین ص:112)